## سوال

(428) حدیث اور کتب حدیث پر تنقید کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نورپور سے حافظ مقصود احمد لکھتے ہیں کہ ایک شخص حدیث اور کتب حدیث پر اس طرح تنقید کرتا ہے کہ ان کی توہین کا پہلو نمایاں ہوتا ہے نیز وہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا بھی منکر ہے اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ اسلام میں پہلا اختلاف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈالا کیا اس طرح کے عقائد رکھنے والے کو مسجد کا ممبر بنایا جا سکتا ہے بالخصوص جب کہ اندیشہ ہو کہ یہ اپنے فاسد عقائد و نظریات دوسرے نمازیوں میں بھی پھیلائے گا ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنا شرعاً کیسا ہے کیا ایسے شخص کو سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا درست ہے کیا ایسے شخص کو زندیق کہا جا سکتا ہے نیز زندیق کی شرعی طور پر سزا کیا ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ دین اسلام کی بنیاد قرآن اور اس کے بیان (حدیث) پر ہے .بیان قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معبوث فرمایا ہے آپ نے اپنے فرمودات وارشادات اور سیرت و کردار سے قرآن کریم کی وضاحت اور تشریح کی ہے جو ہمارے پاس کتب حدیث کی شکل میں موجود ہے لیکن دور حاضر کے متجددین کتب حدیث کو ہدف تنقید بنا کر نہ صرف ان دفاتر حدیث کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اعزاز بھی چھیننا چاہتے ہیں جو خود اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے ذریعہ قرآن کے اجمال کی تفصیل اور اطلاق کی تنقید ان معتزلہ کو گوارا نہیں وہ صرف اپنی عقل عیار کو بنیاد بنا کر قرآن کریم کی تشریح کرنا چاہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ اس ضابط خیات کو اپنی من مانی تاویلات کی بھینٹ چڑھایا جا سکے ان نزدیک حدیث اور کتب حدیث ایک " عجمی سازش "کا حصہ ہیں صورت مسئولہ میں ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا ہے جو توہین رسالت کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو بھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشتت و اختلاف کا موجب گردانتا ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں تا آنکہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں ۔(4/النساء :40)

ایسے شخص کو کسی مسجد یا دینی.جماعت کا ممبر بنانا جائز نہیں ہے اس کے ساتھ تعلقات اصلاح احوال کے لیے تو رکھے جا سکتے ہیں لیکن جب اس قسم کے گندے جراثیم آگے منتقل ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے عضو کو کاٹ دینا ہی بہتر ہوتا ہے یعنی ایسے شخص سے روابط ختم کر لیے جائیں ایسے شخص کو سلام کرنے میں ابتدا نہیں کرنی چاہیے البتہ اگر وہ سلام کہتا ہے تو اس کا جواب دیا جا سکتا ہے بلاشبہ ایسا انسان زندیق اور ملحد ہے اور اسلامی حکومت میں ایسے شخص کی سزا قتل ہے اور اس قسم کی سزا کا نفاذ بھی اسلامی حکومت کا کام ہے ۔(واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:439**